Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۶ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ٭ ۲۱ نبوت ۱۳۵۴ہش ٭ ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۶۵

ایک افتراءِ عظیم اور اُس کی پُرزور تردید

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جھوٹ کی نہایت شدت سے مذمت فرمائی ہے حتیٰ کہ اُس نے رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈلوائی ہے جیسا کہ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ کی آیت سے ظاہر ہے اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں شرک اور والدین کی نافرمانی کے ساتھ جھوٹ کو اکبر الکبائر یعنی سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود آج دُنیا میں جس ڈھٹائی اور بے حیائی سے جھوٹ بولا جاتا ہے اور پھر اُس کی اشاعت کی جاتی ہے اُس پر عباد الرحمٰن کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ علی الخصوص جماعتِ احمدیہ کے خلاف جھوٹے الزام تراشنا اور ایک جھوٹ کے بعد دوسرا جھوٹ بولتے چلے جانا بعض لوگوں کا روزمرّہ کا معمول بن چکا ہے۔ ایسے لوگوں نے قال اللہ اور قال الرسول کے سراسر برخلاف اکبر الکبائر کو ہی سب سے بڑا کارِ ثواب سمجھ رکھا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے خلاف اِس کثرت سے اور اتنے وسیع پیمانے پر جھوٹے الزامات لگائے جاتے اور ان کی اشاعت کی جاتی ہے کہ ان سب کی تردید کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ پھر ان میں سے بعض جھوٹ ہمارے علم میں آجاتے ہیں اور بعض کا تو ہمیں علم ہی نہیں ہو پاتا۔ جو جھوٹ ہمارے علم میں نہیں آتے یا اتنی دیر میں آتے ہیں کہ جھوٹ کا زہر ایک بڑے طبقہ میں پھیل کر ذہنوں کو مسموم کر چکتا ہے ان میں سے ایک سراسر جھوٹ پر مبنی بہتانِ عظیم یہ ہے کہ نعوذ باللہ پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین مقتدر ہستیوں کے متعلق ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی۔ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ اِس بہتان کو مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت اندرون سیالکوٹی دروازہ گوجرانوالہ کے شعبۂ نشر و اشاعت نے از راہِ افتراء ایک احمدی کی طرف منسوب کرکے اور لاہور آرٹ پریس لاہور سے چھپوا کر اسے خوب پھیلایا اور لوگوں کے ذہنوں کو اس کے ذریعہ مسموم کرنے کی کوشش کی۔ ہم اِس کذب بیانی کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور پوری ذمہ داری سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز ہرگز کسی کی بھی ہلاکت کی پیشگوئی نہیں کی۔ حضور کے کسی خطبہ، کسی تقریر یا کسی تحریر سے اِس کا ثبوت فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ ثبوت پیش کرنے والے کو ہم بڑے سے بڑا انعام دینے کو تیار ہیں۔ یہ جھوٹ کی نجاست پر مُنہ مارنے والوں کا سراسر من گھڑت افتراء ہے۔ اور اتنا بڑا جھوٹ اتنی دیدہ دلیری اور بے حیائی سے وہی لوگ بول سکتے ہیں جن کے دل خوفِ خدا سے یکسر عاری ہو چکے ہوں۔

ہم اِس افتراءِ عظیم کی ایک بار پھر پُرزور تردید کرتے ہیں اور واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اِس ظلمِ عظیم کے خلاف ہماری اپیل اُس احکم الحاکمین کی عدالت میں ہے جو سچوں کا دوست اور جھوٹوں کا دشمن ہے۔ وہ جھوٹ کا پردہ چاک کرکے رہتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کو لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ کا مصداق بنائے بغیر نہیں رہتا۔

جماعتِ احمدیہ کا تراسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

کل بعد دوپہر حضور کو ضعف کی تکلیف ہو گئی

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہر لحظہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال کولہے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب بھی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان
برائے لجنات اماء اللہ

جلسہ سالانہ انشاء اللہ العزیز ۲۶، ۲۷، ۲۷ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اس کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کو بالٹیوں، ٹوکریوں، لالٹینوں، دسترخوانوں اور چٹائیوں کی ضرورت ہے۔ لجنات جتنی بھی دے سکتی ہوں اطلاع دیں۔ کوشش کریں جلسہ سالانہ سے قبل ہی سامان بھجوا دیا جائے۔

صاحبِ حیثیت بہنیں اگر بطور عطیہ گیس دے دیں تو زیادہ بہتر ہے ان کی بہت ضرورت ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقسیم اسناد
فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

فضلِ عمر درس القرآن کلاس منعقدہ جون جولائی ۱۹۷۵ء میں کامیاب ہونے والے جملہ طلباء و طالبات جن کے ناموں کا اعلان روزنامہ الفضل یکم ستمبر اور ۴ ستمبر ۱۹۷۵ء میں ہو چکا ہے اپنی اسنادِ کامیابی بموقع جلسہ سالانہ طلباء دفتر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) سے اور طالبات دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں یا اپنے کسی نمائندہ کے ذریعہ منگوا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ماہ بماہ ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ نبوت ۱۳۵۴ ہش
۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء

چرچ کی دُہری غلطی اور اس کا خمیازہ

یہ ایک حقیقت ہے کہ گزشتہ دو صدیاں مغرب کی عیسائی طاقتوں کے لئے انتہائی اقبال و عروج کی صدیاں تھیں۔ انہوں نے اپنی سائنسی ترقی اور سیاسی غلبہ و استیلاء کے باعث مشرقی ممالک کو اپنے زیرِ نگیں لاکر انہیں اپنا مطیع و منقاد بنایا اور اس طرح مغربی سامراج ساری دُنیا پہ چھائے بغیر نہ رہا۔ مغرب کی عیسائی طاقتوں کے اس سیاسی غلبہ و استیلاء سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہاں عیسائی چرچ نے ایشیا اور افریقہ کے مختلف علاقوں میں بسنے والی اقوام کو عیسائی بنانے کی ایک زبردست مہم کا آغاز کیا۔ چنانچہ مغرب کی سامراجی طاقتوں کی سرپرستی میں بڑے بڑے مشنری اداروں کا قیام عمل میں آیا اور مشرقی ممالک میں عیسائی مشنوں کا جال بچھتا چلا گیا۔ پادریوں اور مشنریوں کے غول کے غول ان ممالک میں جا پہنچے اور وہاں کے لوگوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنانے لگے۔ ان کی یہ یلغار اس قدر زبردست تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ عیسائیت اپنے سراسر خلافِ عقل اور باطل عقائد کے باوجود پورے کرۂ ارض پہ غالب آئے بغیر نہ رہے گی۔

اپنی ان ابتدائی کامیابیوں پر خوش ہوکر عیسائی پادریوں نے دیگر مذاہب اور ان میں سے بھی علی الخصوص اسلام کے مٹنے اور کالعدم ہونے کے بارہ میں بڑے ہی تعلّی آمیز اعلانات کرنا شروع کر دیئے حتّٰی کہ انہوں نے یہاں تک کہا کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی اسلام کے مولد و مسکن میں بھی جا پہنچے گی۔ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کی شکل میں خاص حرم کعبہ میں داخل ہوگا اور وہاں اسی کے نام کی منادی کی جائے گی۔ افریقہ کے برّاعظم کے متعلق انہوں نے اعلان کیا کہ یہ پکے ہوئے پھل کی مانند عیسائیت کی جھولی میں گرنے ہی والا ہے۔ برّصغیر کے بارہ میں خود یہاں کے ایک عیسائی پادری نے جو اسلام ترک کر کے عیسائیت میں داخل ہوا تھا اور جو "ریورنڈ پادری عماد الدین" کے نام سے مشہور ہوا امریکہ میں منعقد ہونے والی پادریوں کی ایک کانفرنس میں اپنی طرف سے اس "خوشخبری" کا اعلان کرایا کہ وہ وقت آنے والا ہے جب برّصغیر میں ہندو یا مسلمان ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا کیونکہ برّصغیر میں بسنے والے تمام لوگ کیا ہندو اور کیا مسلمان سب عیسائیت قبول کر چکے ہوں گے۔ پھر یہی نہیں عیسائی پادریوں نے اپنی کامیابیوں پہ خوش ہوکر یہ پیشگوئی بھی کر ڈالی کہ اُنیسویں صدی میں عیسائیت کو جو فتوحات حاصل ہوئی ہیں وہ اُن فتوحات کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہیں جو اسے بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں۔ بیسویں صدی جب شروع ہوگی تو کرۂ ارض پہ ایک ہی مذہب باقی رہ جائے گا اور وہ ہوگا عیسائی مذہب۔ باقی سب مذاہب کالعدم ہوکر رہ جائیں گے۔

عین اُس زمانہ میں جبکہ پادریوں نے عیسائیت کے مزعومہ عالمگیر غلبہ کے متعلق اپنے تعلّی آمیز دعووں اور انتہائی دلخراش اعلانات کے ذریعہ آسمان سر پہ اُٹھا رکھا تھا اور مسلمان اسلام کے مستقبل سے مایوس ہوکر حسرت و یاس کی تصویر بنے مدد کے لئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی تائید و حمایت اور نصرت و اعانت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے عین مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر مسلمانوں کو یہ خوشخبری دی کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب عیسائیت کی یہ ترقی خاک میں مل جائے گی اور اس کرۂ ارض پہ غالب آنا تو کجا خود عیسائی ممالک میں اس کا اثر و نفوذ ختم ہوکر رہ جائے گا۔ اس کی بجائے اسلام دُنیا میں غالب آئے گا، اللہ تعالیٰ کی توحید دُنیا میں پھیلے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں دائمی طور پہ جاگزیں ہوگی۔ آپ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو عیسائی پادریوں نے کوئی اہمیت نہ دی اور اسے خندۂ استہزاء میں اُڑانا چاہا۔ لیکن آخر ہوا وہی جو اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اُس کے مبعوث کردہ مسیح محمدی علیہ السلام نے کہا تھا۔ بیسویں صدی میں عیسائیت کو دُنیا بھر میں غالب کرنے کے خواب خاک میں مل کر رہ گئے۔ حتّٰی کہ خود مغربی ممالک میں لوگ عیسائیت کے خلافِ عقل عقائد سے بیزار ہوکر عیسائیت کو ترک کر بیٹھے اور اب وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق پادریوں کے سوا جن کی اپنی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہے باقی سب سر دست دہریے بنے ہوئے ہیں۔

جہاں تک اُنیسویں صدی میں مغربی طاقتوں کے سیاسی غلبہ و استیلاء کی آڑ میں ساری دُنیا کو عیسائی بنانے کی مہم کا تعلق ہے اب یورپ کے پادریوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے کہ انہیں مغربی طاقتوں کے سامراجی عزائم کا آلۂ کار بن کر عیسائیت کے بودے اور خلافِ عقل عقائد کو دُنیا میں پھیلانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اور اپنی مشنری سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے سامراج پر تکیہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ سامراجیت کی گرفت ڈھیلی پڑنے اور نو آبادیوں کے رفتہ رفتہ آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ ان ممالک سے عیسائیت کو بھی جو سامراجیت کی ایک علامت کے طور پر وہاں آئی تھی نکالا مل رہا ہے اور وہاں کے لوگ عیسائیت کو خیر باد کہہ کہہ کر اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اُنیسویں صدی میں عارضی کامیابیوں پر خوشی کے شادیانے بجانے والے پادری بیسویں صدی میں اپنی غلطی کا احساس کر کر کے کس طرح کفِ افسوس مل رہے ہیں اس کا ثبوت یونیورسٹی آف برمنگھم میں تھیالوجی کے پروفیسر جان ہک ایچ۔ جی۔ وُڈ (JOHN HICK H. G. WOOD) کے اس مضمون سے بھی ملتا ہے جو "مسیح کی لاثانی حیثیت کے بارہ میں بدلتے ہوئے نظریات" (CHANGING VIEWS OF UNIQUENESS OF CHRIST) کے زیرِ عنوان انگلستان کے مشہور روزنامہ "ٹائمز" کی ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مغربی امپیریل ازم کی آڑ میں دُنیا کو عیسائی بنانے کی مہم ایک فاش غلطی تھی جس کا خمیازہ ہمیں بالآخر آج بھگتنا پڑ رہا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ مسیح کو خدا کا درجہ دینا ہی غلط تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس غلط عقیدہ کو مغربی سامراجیت کی آڑ میں دوسرے ملکوں میں پھیلانے کی کوشش کر کے ایک اور غلطی کا ارتکاب کیا گیا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ مغربی سامراجیت کی صف لپٹنے کے ساتھ ساتھ عیسائیت کی صف بھی لپٹ رہی ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:-

> "سوال پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا میں عیسائی مشنوں کا قیام کہاں تک درست تھا؟ کیا یہ چرچ کا ایک غلط اقدام تھا؟ بلاشبہ اُنیسویں صدی کی مشنری سرگرمی بڑی حد تک ایک غلط اقدام کے مترادف تھی۔ اِس کا مذہبی مقصد تو اِس حقیقت کی وجہ سے ہی فوت ہوگیا تھا کہ اسے مغرب کی عیسائی طاقتوں کے سیاسی اور تجارتی سامراج کے بل پہ چلانے کی کوشش کی گئی۔"

(روزنامہ "ٹائمز" لندن بابت ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۵ء)

الغرض جس عالمگیر مشنری سرگرمی کو عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا پیش خیمہ سمجھ کر عیسائیت کے کرۂ ارض پہ پھیلنے اور غالب آنے کے بارہ میں بلند بانگ دعاوی کئے گئے تھے آج عیسائیوں کے دانشور اسے غلطی پر محمول کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اس سے بڑھ کر نہ صرف مغرب میں بلکہ دنیا بھر میں عیسائیت کی ناکامی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہاں عیسائیت کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کے خواب دیکھے اور بلند بانگ دعاوی کئے جا رہے تھے اور کہاں آج خود عیسائیوں کو نہ صرف اپنی بلکہ خود عیسائیت کی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مغرب میں بالآخر اسلام غالب آکر رہے گا۔ جہاں خدائی بشارت کے بموجب عیسائیت کو خود اپنے گھر میں ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ہے وہاں خدائی بشارت کے بموجب ہی مغرب کی عیسائی اقوام کا آخر کار اسلام کی آغوش میں آنا حتمی اور یقینی ہے۔ اِدھر کی دُنیا اُدھر ہو سکتی ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا کی باتیں پوری نہ ہوں۔ دُنیا مخالفت میں خواہ کتنا ہی زور لگا لے وہ ہر صورت و بہر حال پوری ہوکر رہتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات کی روشنی میں

اہمیت نماز۔ اور ۔ ہماری ذمہ داریاں

مکرم نعیم احمد صاحب قمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں بارہا نماز قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور اسے مومنوں اور متقیوں کی علامات میں سے ایک بنیادی علامت قرار دیا ہے۔ نماز اسلام کا دوسرا اہم بنیادی رکن ہے ــــ نماز دین کا ستون۔ جنت کی کنجی اور مومن کا معراج ہے۔ مومن و کافر کے درمیان حد فاصل بھی نماز ہی ہے ــــ قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں کیا جائے گا ــ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:۔

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی نماز کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ ذیل میں حضورؓ کے چند ارشادات اگر درج کئے جاتے ہیں جن سے اہمیت نماز روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"شریعت کے موٹے موٹے احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ہیں ان میں سب سے بڑا رکن نماز ہے۔ جو شخص اس بڑے رکن یعنی نماز کا تارک ہے وہ درحقیقت اسلام کا تارک ہے اور جب تک وہ نماز نہیں پڑھتا تب تک وہ جھوٹا اور منافق ہے اس کا اور کاموں میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اس کا بخشیں کرنا۔ اس کا چندے دینا اور دینی کاموں کا ناحدا کے حضور کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔"

(الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء)

"تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھالے تو یقیناً مر جاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نماز نہ پڑھنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا اور انسان کو ابدالآباد تک کی دوزخ میں ڈال دے گا۔۔۔۔

پس نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس پر کبھی سو نہیں اذکرتا ہے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۴۶-۲۶۱)

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"جب تک رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا بچہ ہو یا بڑا، بچہ ہو یا جوان نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی زندگی قائم نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۲۷)

نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہر ایک سچے اور حقیقی احمدی کا فرض ہے کہ وہ نمازی ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۷ء میں ایک اعلان بعنوان "اگر آپ سچے احمدی ہیں" الفضل میں شائع کروایا جس میں ایک سچے احمدی کی سات علامات بیان فرمائیں جن میں سے پہلی علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر آپ سچے احمدی ہیں تو آج ہی سے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں دعاؤں پر زور دیں۔ نمازوں پر زور دیں۔ اگر آپ کی بیوی نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں باز نہ آئے طلاق دے دیں۔ اگر آپ کا خاوند نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں۔ اگر اصلاح نہ کرے تو اس سے خلع کرا لیں اگر آپ کے بچے نماز میں کمزور ہیں تو ان کا اس وقت تک کے لئے مقاطعہ کر دیں کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔"

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء)

پھر فرمایا:۔

"میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ نمازوں کے وقت دکانیں کھلی نہیں ہونی چاہئیں۔ آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی دکان کھلی بھی رہے اور پھر اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ نماز باجماعت بھی ادا کرتا ہے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۲۷)

اور اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر نمازوں کے وقت کوئی شخص اپنی دکان کو کھلا رکھتا ہے تو اس کے سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے کہ اس کے دل میں نماز کا احترام نہیں۔ اس وقت بہر حال ایک احمدی کہلانے والے کو اپنی دکان بند کر دینی چاہیے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد جانا چاہیے۔ اگر خطرہ ہو کہ دکانیں بند ہوئیں تو کوئی دشمن نقصان نہ پہنچا دے تو ایسی صورت میں باری باری پہرے مقرر کر سکتے ہیں۔ مگر یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ دکاندار اپنی دکانوں پر ہی بیٹھے رہیں اور نماز کے لئے مسجد میں نہ جائیں۔۔۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۳۷-۳۳۶)

اور پھر حضور نے انصار اللہ اور خدام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا!

"آج سے میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر کرتا ہوں کہ وہ ۔۔۔۔۔۔ اس امر کی نگرانی رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے۔ میں اس کے بعد ان لوگوں کو مذہبی مجرم سمجھوں گا جو نماز باجماعت ادا نہیں کریں گے اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو قومی مجرم سمجھوں گا کہ انہوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا۔ ہم پر اس شخص کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو سکتی جو بے نماز ہے اور ایسے شخص کا یہی علاج ہے کہ ہم اس کے احمدیت سے خارج ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ مگر جو منتظم ہیں وہ بھی مجرم سمجھے جائیں گے اگر انہوں نے لوگوں کو نماز باجماعت کے لئے آمادہ نہ کیا۔۔۔۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۳۸)

پھر دینی جماعتوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"انہیں بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں اور عورتوں اور مردوں کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اور اگر اس بات میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے۔ چاہے وہ کتنے ہی چندے دیں اور چاہے کتنے ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۲۸)

خدام الاحمدیہ کو نماز کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"خدام کی سختی کے ساتھ نگرانی کی جائے کہ وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں۔۔۔ ۔۔۔ بعض خادم نمازوں میں سست ہیں اور باوجود بار بار کہنے کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ زعماء کو چاہیے کہ ان کی طرف خاص توجہ کریں۔ خدام کے عہدیداران ان کے پاس جائیں اور انہیں سمجھائیں۔ اگر اس کے باوجود وہ توجہ نہ کریں تو محلہ کے پریذیڈنٹ اور دوسرے دوست انہیں سمجھائیں۔ اگر اس کے بعد بھی وہ نمازوں میں سستی کریں تو ان کے نام میرے سامنے پیش کئے جائیں۔ یہ ایک بہت ضروری حصہ ہے خدام الاحمدیہ کے پروگرام کا"

(مشعل راہ صفحہ ۱۳)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی مسلمان اور سچے احمدی بنائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پوری طرح نبھانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین۔

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گر پڑا رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارکانِ اسلام

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی

ریڈیو فجی پر نشر کیا گیا :-

برادران! اسلام نے بتایا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے اللہ کی عبادت کرے یعنی اپنے رب اور مالک کو پہچانے اس سے تعلق قائم کرے اور اس کی کامل فرمانبرداری کرکے اس کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآن میں فرماتا ہے

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

یعنی میں نے جن و انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ عبادت کے سلسلہ میں ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج البیت وصوم رمضان

یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی ہے (۱) اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا عبادت کا کوئی مستحق نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

اب میں مختصر رنگ میں ان پانچوں چیزوں کی تشریح بیان کرتا ہوں۔

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا عبادت کا کوئی مستحق نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ کلمہ اسلام کا اصل الاصول ہے۔ اور اسی کلمہ پر کامل دلی یقین رکھنے سے انسان مومن بنتا ہے اور اسے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا اور بجز خدا کے اس کا کوئی مطلوب نہیں رہتا اور بجز خدا کے اور کوئی معبود نہیں رہتا۔ وہ مقام جو ابدال کا مقام ہے اور وہ جو قطب کا مقام ہے اور وہ جو غوث کا مقام ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ پر دل سے ایمان ہو اور اس کے سچے مفہوم پر عمل ہو (ملفوظات جلد نہم)

دوسری چیز نماز ہے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور روح کی غذا ہے۔ نماز ہی دعا کا حقیقی ذریعہ ہے اور حقیقی نماز انسان کو گناہ سے روک کر تقویٰ کی راہوں پر قائم کر دیتی ہے ....

... اسلام ہر روز مختلف اوقات میں پانچ نمازوں کا حکم دیتا ہے۔ نماز کی اصل جگہ مسجد ہے اگر مسجد نہ ہو یا مسجد میں انسان جا نہ سکتا ہو تو کسی بھی صاف جگہ پر قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرے اصل یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھی جائے اگر جماعت میسر نہ ہو تو اکیلا ہی پڑھ لے۔ نماز چھوڑنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔ نماز کے سلسلہ میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نماز اور ان راستبازوں کا جو پیچھے گزر رہے ہیں۔ ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں ... . عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے ...... اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ ..... تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں"۔ (ملفوظات جلد نہم)

تیسری چیز زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ ٹیکس ہے جو اسلام نے مسلمان کے مال پر ایک خاص شرح کے ساتھ مقرر کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ (توبہ)

یعنی اے رسول! ان مسلمانوں کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے تاکہ اس طریق سے تو ان کو پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان کرے۔

زکوٰۃ کی صورت میں جو ٹیکس ہے وہ چاندی، سونے اور ان سے بنے ہوئے زیورات پر اور درج سکول کرنسی نوٹوں اور تجارتی مال پر اڑھائی فی صدی سالانہ کے حساب سے مقرر ہے۔

ہماری پاک کتاب قرآن کریم میں تصریح کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کے اموال غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کا انتظام کرنے والوں۔ اسلام کی حقانیت معلوم .... کرنے کے لئے تحقیق کرنے والوں، قیدیوں، قرضداروں جہاد اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں اور مسافروں پر خرچ کئے جانے چاہئیں۔

چوتھی چیز حج ہے۔ حج کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے :-

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔

یعنی اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا یعنی خانہ کعبہ کا حج کریں۔ یعنی جو بھی اس تک جانے کی طاقت رکھے"۔

اس آیت کے پیش نظر حج کے لئے صحت، مالی طاقت اور راستے کے امن کا ہونا ضروری شرائط ہیں۔

حج یہ ہے کہ انسان مقررہ ایام میں مکے جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دوسری مقررہ عبادات بجالائے حج ذوالحجہ مہینہ کی آٹھویں۔ نویں اور دسویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ حج ساری عمر میں صرف ایک دفعہ ہی بطور فرض مقرر ہے۔ لیکن بطور نفل انسان سال کے دوران کسی بھی وقت طواف کعبہ کے لئے مکے جا سکتا ہے اس نفلی عبادت کو عمرہ کا نام دیا گیا ہے

پانچویں چیز روزہ ہے۔ رمضان کے مہینے کے روزے ہر انسان کے لئے فرض کئے گئے ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے بالغ ہو اور بیمار بھی نہ ہو اور نہ سفر میں ہو روزے کی صورت یہ ہے کہ روزہ رکھنے والا صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک سارا دن نہ کچھ کھائے نہ پئے اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے روزہ ایک بڑی بابرکت عبادت ہے جو انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے بہت ہی فائدہ مند ہے

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اخلاص اور تقوے کے ساتھ عبادات بجالانے کی توفیق عطا کرے اور شرف قبولیت بخشے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

پتہ درکار ہے

مکرم بشیر احمد صاحب ولد چوہدری عبدالخالق صاحب چیچہ وطنی ضلع ساہیوال موصی ۱۶۲۶۸ صاحب موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

روئیداد جلسہ دعا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر ماہ خدام بھائیوں کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب مقرر کی جاتی ہے۔ ماہ دسمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف "روئیداد جلسہ دعا" مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ایک روپیہ پچاس پیسہ میں مل سکتی ہے۔

(مینیجر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۲۲۷۵

میں چوہدری مظفر احمد باجوہ ولد چوہدری رحمت علی صاحب باجوہ۔ قوم جٹ باجوہ۔ پیشہ زمیندارہ۔ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہینی ضلع حیدرآباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ کلائی کی واچ قیمت موجودہ ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری مظفر احمد باجوہ لاہینی ضلع حیدرآباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر سلیم احمد خلیل وصیت نمبر ۱۴۹۱۲۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیرآباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۶

میں شوکت سعید زوجہ چوہدری سعید الدین صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن فضل آباد ضلع حیدرآباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۷۰۰۰/- روپے۔

۳۔ سیونگ مشین ایک عدد قیمت ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شوکت سعید فضل آباد ڈاکخانہ بشیرآباد تحصیل ٹنڈو الہیار۔ ضلع حیدرآباد سندھ

گواہ شد۔ سعید الدین ولد فضل الٰہی صاحب (خاوند موصیہ) فضل آباد۔ سندھ

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیرآباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۷

میں بشریٰ بیگم زوجہ عبدالحلیم صاحب قوم گجر پیشہ معلمہ عمر ۳۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بشیرآباد ضلع حیدرآباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپے۔

۲۔ نقد مبلغ ۴۰۰۰/- روپے۔

۳۔ سلائی مشین قیمت موجودہ ۲۷۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۶/- روپے ماہوار آمد بصورت معلمہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم ہیڈ مسٹریس مڈل سکول بشیرآباد ضلع حیدرآباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ عبدالحلیم ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم۔ بشیرآباد ضلع حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد۔ منصور احمد ولد چوہدری شریف احمد صاحب بشیرآباد ضلع حیدرآباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۸

میں حکیم محمد جمیل ولد حکیم نور محمد صاحب قوم جوتہ پیشہ حکمت۔ عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک عدد واقع ٹنڈو غلام علی۔ رقبہ نو سو فٹ۔ قیمت ۱۰۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت حکمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حکیم محمد جمیل۔ ٹنڈو غلام علی۔ ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ جمال دین ولد چوہدری میراں بخش صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیرآباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۹

میں سلیمہ بیگم زوجہ حکیم محمد جمیل صاحب۔ قوم لگی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۵۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۲۴۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلیمہ بیگم ز/ج حکیم محمد جمیل صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ حکیم محمد جمیل (خاوند موصیہ) ٹنڈو غلام علی۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیرآباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۰

میں فقیر محمد ولد چوہدری امیر علی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ۔ عمر ۶۹ سال۔ بیعت جنوری سنہ ۱۹۲۰ء ساکن لاہینی ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو عدد اصیل بیل قیمت ۲۵۰۰/- روپے۔

۲۔ بھینس ایک عدد قیمت ۱۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فقیر محمد لاہینی۔ ڈاکخانہ بشیرآباد۔ براستہ ٹنڈو الہیار ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ عبدالغنی (پسر موصی) لاہینی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیرآباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۱

میں غلام بی بی زوجہ چوہدری فقیر محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہینی ضلع بدین۔ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ذمہ خاوند ۳۲/۵۰ روپے

۲۔ دو عدد گائے قیمت ۲۵۰۰/- روپے۔

۳۔ ایک عدد بکری قیمت ۱۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام بی بی زوجہ چوہدری فقیر محمد صاحب ساکن لاہینی۔ ڈاکخانہ بشیرآباد۔ براستہ ٹنڈو الہیار ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری فقیر محمد (خاوند موصیہ) ولد چوہدری امیر علی صاحب۔ لاہینی ضلع بدین۔ سندھ

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیرآباد۔ سندھ

(باقی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافع کی نئی شرح

۲۰

فیصد بلا ٹیکس

نیشنل ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ

بونس ڈپازٹ اکاونٹ

اب آپ اپنے ہر سو روپے کے عوض حسب ذیل رقم وصول کر سکتے ہیں۔

سات سال بعد	۲۴۰ روپیہ
چھ سال بعد	۲۱۵ روپیہ
پانچ سال بعد	۱۹۰ روپیہ

قریبی قومی بچت کے مرکز، ڈاک خانے یا بینک میں تشریف لایئے۔

NATIONAL SAVINGS

RIO (K) PID

United C.D.N.S. 1/75

ماہنامہ
تحریک جدید

التحریک جدید انگریزی دان طبقہ کی خاص دلچسپی کا باعث ہے۔ اس کے انگریزی حصہ میں تفسیر کبیر کے اقتباسات، احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبوں کے خلاصے، اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں نتائج، ربوہ ڈائری۔ بیرونی ممالک کے اخبارات کے تراشے اور مبلغین کرام کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ انگریزی دان طبقہ میں اسکی توسیع اشاعت کی سعی فرمائیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

ضرورت ہے

۱۔ ایک مستعد ماہر فن سٹینو گرافر کی جو کسی سرکاری ادارے یا تجارتی فرم میں چار پانچ سال کے کام کا تجربہ رکھتا ہو۔

۲۔ ایک تجربہ کار اکونٹس کلرک کی جو بلوں وغیرہ کی تیاری میں بھی مہارت رکھتا ہو۔

قابلیت۔ بی۔اے

عمر۔ حد تیس سال۔

تنخواہ کا فیصلہ بوقت انٹرویو اہلیت و صلاحیت کے مطابق کیا جائے گا۔

نوٹ:۔

درخواستوں پر امیر مقامی یا صدر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔

حسب ذیل پتہ پر درخواستیں ارسال کریں۔

(م۔ش)

معرفت روزنامہ الفضل ربوہ جھنگ

فوری ضرورت

سندھ میں واقع ایک زرعی فارم میں بطور مینیجر ایک ایسے محنتی زراعتی گریجویٹ کی ضرورت ہے جو زمیندارہ کام کا عملی تجربہ رکھتے ہوں اور جدید طریقہ ہائے کاشت اور فصلوں کی سنبھال پوری طرح کر سکتے ہوں۔ تنخواہ معقول اور حسب تجربہ و لیاقت دی جائیگی۔ گزشتہ دو تین سال کے پاس شدہ گریجویٹ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں متعلقہ جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال کریں۔

م۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم معین الرشید صاحب ہاشمی کو بروز اتوار مورخہ ۱۶؍ نومبر ۱۹۷۵ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم پیر رشید احمد صاحب ارشد مرحوم کی پوتی اور مکرم خواجہ محمد صادق صاحب آف جہلم کی نواسی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام شاہدہ عصمت تجویز فرمایا ہے۔ قارئین الفضل بچی کی درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں۔

(بشارت احمد بشیر۔ ربوہ)

ایڈریس مطلوب ہے

مکرم فیض احمد صاحب ولد رشید احمد صاحب معرفت احمدیہ ہال میگزین لین کراچی، نمبر وصیت ۱۹۳۹۲ نے ۲۰؍ ستمبر ۱۹۶۸ء کو وصیت کی تھی اب موصی موصوف کے ایڈریس کا دفتر کو علم نہیں ہے کہ موصوف کہاں رہائش پذیر ہیں لہذا اگر کسی دوست کو موصوف کے ایڈریس کا علم ہو تو ایڈریس سے اطلاع فرماویں اور اگر موصی خود اعلان پڑھیں تو خود بھی دفتر سے رابطہ پیدا فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴